السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محمد الیاس بذریعہ ای میل سوال کرتے ہیں کہ ایک عورت جو حافظہ قرآن ہے، وہ گھر میں عورتوں کو نماز تراویح باجماعت پڑھاتی ہے کیا عورت تراویح کی جماعت کرا سکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امت کے اکثر علماء ئے سلف اس بات کے قائل ہیں کہ عورت کا عورتوں کی جماعت کرانا صحیح اور جائز ہے، اگرچہ کچھ حضرات نے اس موقف سے اختلاف کیا ہے تاہم عورت کا جماعت کرانا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ محدثین کرام نے اپنی کتب حدیث میں اس کے متعلق باقاعدہ عنوان بھی قائم کیے ہیں۔ چنانچہ امام ابو داؤد نے ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے۔ ''کہ عورتوں کی امامت کا بیان'' پھر اس عنوان کو ثابت کرنے کے لئے شہیدہ فی سبیل اللہ حضرت امہ ورقہ بنت عبداللہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا کہ وہ اپنے اہل خانہ کی نماز باجماعت کے لئے امامت کے فرائض سر انجام دے۔ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے مولانا شمس الحق عظیم آبادی لکھتے ہیں کہ اس حدیث سے عورتوں کی امامت اور ان کی نماز باجماعت کے اہتمام کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ (عون المعبود: 1/230)

امام بیہقی رحمة اللہ علیہ نے بھی ایک عنوان بایں الفاظ قائم کیا ہے کہ ''عورتوں کی امامت کے اثبات کا بیان'' پھر انھوں نے صدیقہ کائنات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ نماز کے لئے عورتوں کے درمیان کھڑے ہو کر ان کی امامت کرائی تھی۔ (بیہقی: 3/130)

حضرت ام حسن رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو عورتوں کی امامت کراتے دیکھا کہ آپ ان کے درمیان کھڑی تھیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: 1/536)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ''کہ عورت دیگر عورتوں کی جماعت کرا سکتی ہے۔ لیکن وہ آگے کھڑے ہونے کی بجائے عورتوں کے درمیان کھڑی ہو۔'' (مصنف ابن ابی شیبة: 1/536)

تابعین میں سے حضرت حمید بن عبدالرحمٰن اور امام شعبی کا بھی یہی فتویٰ ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ حوالہ مذکورہ)

ان احادیث و آثار کے پیش عورت دوسری عورتوں کی جماعت کرا سکتی ہے لیکن جماعت کراتے وقت اسے عورتوں کے درمیان کھڑے ہونا چاہیے۔ بعض روایت میں امام شعبی رحمة اللہ علیہ سے منقول ہے کہ رمضان المبارک میں عورت دوسری عورتوں کو نماز تراویح پڑھا سکتی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 128